بجٹ تقریر 2020-21

قومی اسمبلی 12 جون 2020ء
☆☆☆

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم
☆☆☆☆

حصہ اول

جناب اسپیکر!

-1 میں اپنی گزارشات کا آغاز اللہ تعالیٰ کے مقدس نام سے کر رہا ہوں جو کہ بہت مہربان اور انتہائی رحم کرنے والا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا دوسرا سالانہ بجٹ پیش کرنا میرے لیے بڑے اعزاز اور مسرت کی بات ہے۔ وزیراعظم عمران خان کی مثالی قیادت میں اگست 2018ء میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ ہم نے مشکل سفر سے ابتدا کی اور معیشت کی بحالی کے لیے اپنی کاوشیں شروع کیں تاکہ Medium term میں معاشی استحکام اور شرح نمو میں بہتری لائی جاسکے۔ ہماری معاشی پالیسیوں کا مقصد اس وعدے کی تکمیل ہے جو ہم نے ''نیا پاکستان'' بنانے کے لیے عوام سے کر رکھا ہے۔ ہر گزرتے سال

کے ساتھ ہم اس خواب کو حقیقت میں بدلنے کے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

-2 گزشتہ دو سالوں کے دوران ہمارے رہنما اصول رہے ہیں کہ کرپشن کا خاتمہ کیا جائے، سرکاری اداروں میں زیادہ شفافیت لائی جائے اور احتساب کا عمل جاری رکھا جائے اور ہر سطح پر فیصلہ سازی کے عمل میں میرٹ پر عمل درآمد کیا جائے۔ ہمارا بنیادی مقصد معیشت کی بحالی اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کو مستحکم و مضبوط معیشت کے راستے پر گامزن کرنا ہے تا کہ ان منازل و مقاصد کو حاصل کیا جاسکے جن کا خواب ہمارے وطن عزیز کے بانیوں نے دیکھا تھا۔ ہمیں اپنے عوام کی صلاحیتوں پر پورا اعتماد ہے اور مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے ہمیں ان کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

-3 تحریک انصاف سماجی انصاف کی فراہمی، معاشرے کے کمزور اور پسماندہ طبقات کی حالت بہتر بنانے کے اصول پر کاربند ہے اور مفلسی و غربت میں پسے ہوئے ہم وطنوں کے لیے کام کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ یہی ہمارا ویژن اور رہنما اصول ہے۔

گزشتہ حکومت سے ہمیں ورثے میں کیا ملا

جناب سپیکر!

-4 اگلے مالی سال کے لیے بجٹ پیش کرنے سے قبل میں اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہوں گا کہ جب 2018ء میں ہماری حکومت آئی تو ہمیں معاشی بحران ورثے میں ملا۔ ایوان کے معزز ارکان کو یاد ہوگا کہ اس وقت:

(i) ملکی قرض پانچ سالوں میں دگنا ہو کر 31 ہزار ارب روپے کی بلند ترین سطح تک پہنچ چکا تھا جس پر سود کی رقم کی ادائیگی ناقابل برداشت ہو چکی تھی۔

(ii) جاری کھاتوں کا خسارہ یعنی (Current Account deficit) 20 ارب ڈالر کی

بلند ترین سطح پر پہنچ چکا تھا۔

(iii) تجارتی خسارہ 32 ارب ڈالر کی حد تک پہنچ چکا تھا جبکہ گزشتہ پانچ سالوں میں Exports میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

(iv) پاکستانی روپے کی قدر کو غیر حقیقی اور مصنوعی طریقے سے بلند سطح پر رکھا جس سے Exports میں کمی اور Imports میں اضافہ ہوا۔

(v) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے زرِ مبادلہ کے ذخائر 18 ارب ڈالر سے گھٹ کر 10 ارب ڈالر سے کم رہ گئے تھے، جس کی وجہ سے ملک دیوالیہ ہونے کے قریب آ گیا تھا۔

(vi) بجٹ خسارہ 2,300 ارب روپے کی بلند سطح پر پہنچ چکا تھا۔

(vii) ناقص پالیسیوں اور بدانتظامی کے باعث بجلی کا گردشی قرضہ 485 ارب کی ادائیگی کے باوجود 1200 ارب روپے کی انتہائی حد تک پہنچ چکا تھا جس کا بوجھ عوام پر ڈالا گیا۔

(viii) سرکاری اداروں کی تعمیر نو نہ ہونے سے ان کو 1300 ارب روپے سے زائد نقصانات کا سامنا تھا۔

(ix) اسٹیٹ بینک سے بے تحاشا قرضہ جات لیے گئے جس سے بینکاری نظام کو شدید نقصان پہنچا۔

(x) Money Laundering اور Terror Financing کی روک تھام کیلئے کوئی اقدامات نہیں کئے گئے تھے جس کی وجہ سے پاکستان FATF کی Grey List میں ڈال دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر!

-5 ہم نے مالی سال 2019-20ء کا آغاز پارلیمنٹ کی طرف سے منظور کردہ اہداف کو حاصل کرنے کے لیے کیا۔ جس کے لیے ہم نے موزوں فیصلے اور اقدامات اٹھائے جس سے معیشت کو استحکام ملا۔ نتیجتاً، مالی سال 2019-20ء کے پہلے 9 ماہ کے دوران 2018-19ء کے اسی عرصہ کے مقابلے میں اہم معاشی اشاریوں میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی، تفصیل یہ ہے:

(i) اس مالی سال کے پہلے 9 ماہ میں جاری کھاتوں کے خسارے یعنی (Current Account deficit) کو 73 فیصد کم کیا گیا جو 10 ارب ڈالر سے گھٹ کر 3 ارب ڈالر رہ گیا۔

(ii) تجارتی خسارے میں 31 فیصد کمی کی گئی جو 21 ارب ڈالر سے کم ہو کر 15 ارب ڈالر رہ گیا۔

(iii) اس مالی سال کے پہلے 9 ماہ میں بجٹ کا خسارہ 5 فیصد سے کم ہو کر 3.8 فیصد رہ گیا۔

(iv) گزشتہ 10 سالوں میں پہلی بار Primary surplus ، مثبت ہو کر جی ڈی پی کے 0.4 فیصد تک رہا۔

(v) اس مالی سال کے پہلے 9 ماہ میں FBR کے ریونیو میں 17 فیصد کا اضافہ ہوا اور ہم 4,800 ارب کا بڑا ہدف حاصل کرنے کی پوزیشن میں تھے۔

(vi) Non-Tax Revenue میں 134 فیصد کا اضافہ ہوا اور ہم اس مالی سال میں 1162 ارب کے ہدف کے مقابلے میں 1600 ارب کا ریونیو حاصل کریں گے۔

(vii) حکومت نے 6 ارب ڈالر کے بیرونی قرضہ کی ادائیگی کی جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصہ میں یہ ادائیگی 4 ارب ڈالر تھی۔ اس ادائیگی کے بعد بھی زرمبادلہ کے ذخائر مستحکم سطح پر رہے۔

(viii) یہ امر قابل غور ہے کہ ماضی کے بھاری قرضوں کی وجہ سے ہم نے اپنے دو سالہ

دور حکومت میں 5000 ارب کا سود ادا کیا ہے۔ جس سے خزانے پر غیر معمولی بوجھ پڑا ہے۔

(ix) ہم نے خیبر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع کے لیے 152 ارب کا تاریخی پیکج دیا ہے۔

(x) تحریک انصاف کے دور حکومت میں تقریباً دس لاکھ پاکستانیوں کیلئے بیرون ملک ملازمت کے مواقع پیدا کئے گئے جس سے Remittances بڑھانے میں مدد ملی۔ اس مالی سال کے 9ماہ میں Remittances 16 ارب ڈالر سے بڑھ کر 17 ارب ڈالر ہوگئیں۔

(xi) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 0.9 ارب ڈالر سے تقریباً دگنی ہو کر 2.15 ارب ڈالر ہوگئی۔

(xii) 74 فیصد اندرونی قرضہ جات کو طویل المیعادی قرضہ جات میں تبدیل کیا گیا جس کی وجہ سے لاگت 14 فیصد سے کم ہو کر 10 فیصد ہوگئی۔

(xiii) ہمارے اصلاحاتی پروگرام کو سراہتے ہوئے IMF نے 6 ارب ڈالر کی Extended Fund Facility کی منظوری دی۔

(xiv) مشہور بین الاقوامی ریٹنگ ایجنسی موڈیز نے ہماری معیشت کی درجہ بندی B3-Negative سے بہتر کر کے B3-Positive قرار دی۔

Bloomberg نے پاکستان سٹاک ایکسچینج کو دسمبر 2019ء نے دنیا کی Top Perfoming makrkets میں شمار کیا۔

-6 حکومت کے جن معاشی فیصلوں کے نتیجے میں مالیاتی استحکام پیدا ہوا، ان کی تفصیل یہ ہے:

(i) بجٹ فنانسنگ کے لیے سٹیٹ بینک آف پاکستان سے ادھار لینے کا سلسلہ بند کر

دیا گیا۔

(ii) Exchange rate regime کو غیر حقیقت پسندانہ حکومتی کنٹرول سے آزاد کر کے مارکیٹ Oriented کیا گیا۔ اس فیصلہ سے زرمبادلہ کی منڈی میں استحکام پیدا ہوا اور زرمبادلہ کی عدم دستیابی کا مسئلہ حل کرنے میں مدد ملی۔

(iii) کوئی Supplementary grants نہیں دی گئیں۔

(iv) ترقیاتی اخراجات کی راہ میں حائل Red Tape کو ختم کر کے تعمیر و ترقی کے لیے سہولت پیدا کی گئی۔

(v) Debt management میں بہتری لائی گئی، جس سے 240 ارب روپے کی بچت ہوئی۔

(vi) Stock of public guarantees میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

(vii) سرکاری اداروں کی کارکردگی بہتری بنانے اور نقصانات میں کمی لانے کے لیے سٹرکچرل ریفارمز شروع کی گئیں اور جہاں ناگزیر تھا شفاف انداز سے ان کی نجکاری کا آغاز کیا۔

(viii) نومبر 2019ء میں نیشنل ٹیرف پالیسی کی منظوری دی گئی۔ جس کا مقصد ہماری مصنوعات کی عالمی منڈی میں دیگر ممالک کی مصنوعات کے مقابلے میں بہتری لانا، روزگار میں اضافہ کرنا اور ٹیرف سٹرکچر میں پائی جانے والی خرابیوں اور سُقم کو دور کرنا تھا۔

(ix) Make in Pakistan کے نام کے ساتھ پاکستانی مصنوعات کو عالمی منڈیوں میں متعارف کروایا گیا ہے۔

(x) توانائی کے شعبے میں بہتری لانے اور نقصانات کو کم کرنے کے لیے اصلاحات کی گئیں۔

(xi) کاروباری طبقے کو اس سال 254 ارب روپے کے Refund جاری کئے گئے جو

گزشتہ سال کے 113 ارب روپے کے مقابلے میں 125 فیصد زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ وزارت تجارت کو DLTL کلیمز کی ادائیگی کے لیے 35 ارب روپے فراہم کئے گئے۔

حکومت کا اصلاحاتی ایجنڈا

جناب سپیکر!

7۔ حکومت نے تمام اہم شعبوں میں شفافیت، صلاحیت اور احتساب کے عمل میں بہتری لانے کے لیے سٹرکچرل ریفارمز شروع کیں۔ چیدہ چیدہ اصلاحات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

پبلک فنانس مینجمنٹ ریفارمز

8۔ ہم نے پبلک فنانس کے بہتر انتظام کے لیے دور رس اصلاحات کا عمل شروع کیا ہے۔ ان اصلاحات سے وفاقی حکومت کی فنانشل مینجمنٹ میں زیادہ شفافیت اور بہتری آئی ہے۔ پبلک فنانس مینجمنٹ ایکٹ 2019ء کا نفاذ کیا گیا ہے جس کے تحت پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ حکومت نے PFM ایکٹ کے تحت بجٹ سٹریٹجی پیپر (BSP) کابینہ اور قومی اسمبلی میں پیش کیا اور پہلی مرتبہ Annual Budget Statement کے ساتھ Contingent Liabilities اور Fiscal Risk کے گوشوارے بھی پارلیمنٹ میں پیش کئے جائیں گے۔ نیز Treasury Single Account کے نفاذ کے لیے قواعد وضوابط منظوری کے آخری مرحلہ میں ہیں۔

9۔ پنشن کے نظام میں اصلاحات لائی گئیں جس سے پنشن کی ادائیگی خودکار نظام سے ہو رہی ہے۔ اس سے تقریباً 20 ارب روپے کی بچت ہوگی۔

کفایت شعاری اور حکومتی اداروں کی تنظیم نو

10- وزیراعظم عمران خان نے نامور ریفارمر ڈاکٹر عشرت حسین کی سربراہی میں سرکاری اداروں